بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جلد ۷ نمبر ۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

۱۵ جنوری ۱۹۳۳ء چندہ سالانہ دو روپیہ ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۵۱ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مصنف
ماہ رمضان المبارک ...	۳–۷	مولوی عبدالرشید صاحب تبریزی
عید مبارک ...	۷–۹	ملک عبداللہ خان صاحب (مولوی فاضل)
تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ	۹–۱۶	
متفرق امور ...	۱۷–۱۸	(ام جنید سکینۃ النساء قادیان)
مدینہ کی تاریک راتیں ...	۱۹–۲۰	اسماعیل (ذبیح سیالکوٹی)
خواتین کی معاشرت، امریکہ میں طلاق	۲۱–۲۲	

نظم افتتاحیہ جلسہ سالانہ

لجنہ اماءُ اللہ قادیان

تعریف اس خدا کی جس کی ہے سب خدائی
اور نعت مصطفےٰ کی در شان مجتبائی

وصف مسیح موعودؑ احمدؐ جو شاہ دیں ہے
شان محمدی سے جس کی سواری آئی

محمود شاہزادہ جو تاجور ہے دیں کا
جِس نے جہاں میں ہر سُو پھر شمع دیں جگائی

یہ افتتاحِ جلسہ، سالانہ ہے ہمارا
بادِ بہار آئی دِل کی کلی کھِلائی

دنیا میں آج کب ہے، اس بزم دیں کا ثانی
ہر دُکھ کی یہ شفا ہے۔ ہر درد کی دوائی

شکرِ خدا کہ اسدم ہیں جمع سارے ہمدم
ہر احمدی نے ملکر تازہ خوشی منائی

بہنوں سے بہنیں ملکر ہیں شاد اور خُرّم
چہروں پہ نور دِل کی ہنستی ہے دلکشائی

کِس کس جگہ سے دیکھو لایا خدا ہے سبکو
اور دل میں دی وہ الفت جیسے کہ ماں کی جائی

صدقے گئے خدا پر جب اپنے اور پرائے
اللہ نے یہ بستی اُجڑی ہوئی بسائی

اے محترم ہماری دل سے عزیز پیاری
دنیا میں چاہتی ہے ہر چیز جاں فدائی

تم جیسی چیز لوگی۔ قیمت بھی ویسی دوگی
یہ بات روز سب کی ہر دم ہے آزمائی

ہوتی ہے جبکہ شادی ہوتی ہے سب سے فرقت
کل تھی جو چیز اپنی وہ آج ہے پرائی

ماں سے وہ ناز و نخرے، وہ کھیل لڑکیوں سے
آزادی رات دن کی جھولے کی وہ جھلائی

سب ایک کی رضا پر قرباں ہوئی وہ خوشیاں
بھولے سے بھی کہانی یہ پھر نہ یاد آئی

ایسا ہی اولس خدا کو راضی اگر ہے کرنا
دینی پڑے گی قیمت سب سے یہاں سوائی

رحمت کا تیری سایہ ہمپر رہے ہمیشہ
یارب مری دعا کی تجھ تک رہے رسائی

قادیانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۳۳ء

ماہ رمضان المبارک

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قائم ہے۔ انہیں سے توحید ورسالت تو عقائد میں سے ہیں۔ اور بقیہ چار چیزیں یعنے نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ عبادات میں داخل ہیں۔ میں اسوقت صرف روزہ اور اسکے آداب وشرائط کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

وجہ تسمیہ رمضان

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے۔ "رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش ملکر رمضان ہوا۔ ...... روحانی رمضان سے مراد روحانی ذوق وشوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رمضان اُس حرارت کو بھی کہتے ہیں۔ جس سے پتھر وغیرہ گرم ہوتے ہیں۔ (دیکھو مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اول صفحہ ۱۷۱)

رمضان کی وجہ تسمیہ میں بہت سے اور اقوال بھی آئے ہیں۔ مگر میں بوجہ اختصار انکو چھوڑتا ہوں۔

ماہ رمضان کی فضیلت

سُنن نسائی میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنّت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور آگ (دوزخ) کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں۔ اور شیاطین بیڑیوں اور زنجیروں میں جکڑے جاتے ہیں" مطلب اس حدیث کا یہی ہے کہ اس مہینہ میں عفو وبخشش کثرت سے ہوتی ہے۔ شیطانی کاموں سے بچا جاتا ہے۔ اور وہ کام جو جنّت میں لے جانے کا موجب ہوتے ہیں۔ کثرت سے کئے جاتے ہیں۔ دوسری روایت میں ہے کہ فُتِحَت اَبوابُ الرحمۃ یعنے رحمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ غرض یہ مہینہ اپنے ساتھ خاص فضلوں اور رحمتوں اور برکتوں کو لیکر آتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے:۔ "حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں۔ ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گذر گیا پر اسکے گناہ بخشے نہ گئے اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گذر گئے۔ اور اسکے گناہ نہ بخشے گئے"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سحری میں برکت

سحر کھانے کی نبی کریمؐ نے فضیلت بیان کی اور یہ بھی فرمایا کہ صبح کے قریب کھائی جائے۔ تاکہ دن بھر قوت باقی رہے۔ چنانچہ انس بن مالکؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریمؐ فرماتے ہیں۔ سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے پھر ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سحری کا طعام کھانے سے دن کے روزہ پر امداد چاہو۔ اسی طرح نسائی میں ایک صحابی سے روایت آتی ہے۔ کہ نبی کریمؐ نے فرمایا سحری کھانے میں برکت ہے۔ اور یہ اللہ تعالےٰ نے تمہیں عطا کی ہے۔ پس اسے مت چھوڑو +

روزہ کا مقصد اور رمضان میں اس کی تخصیص

قرآن مجید نے جہاں ہمیں روزوں کا حکم دیا ہے۔ وہیں اسکی وجہ بھی بتادی ہے۔ کہ کیوں روزہ رکھنا چاہیئے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (بقرہ) روزہ رکھنے کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تم دکھوں سے بچ جاؤ گے۔ اور سکھ پاؤ گے۔ روزہ رمضان ہی میں کیوں رکھیں؟ اس کی وجہ بتائی شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ (بقرہ) چونکہ اس میں قرآن نازل ہوا یہ برکات الٰہیہ کے نزول کا موجب ہے۔ اس لئے وہ اصل غرض جو لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ میں ہے حاصل ہو جاتی ہے +

روزہ کا مقصد صرف معاصی سے کف نفس ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ "جو شخص روزہ میں جھوٹ فریب نہیں چھوڑتا۔ خدا کو اس کی فاقہ کشی کی کوئی حاجت نہیں۔" (صحیح بخاری کتاب الصوم)

رمضان دعا کا مہینہ ہے

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: "رمضان دعا کا مہینہ ہے"۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ سے ہی ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیوں نے اس مہینہ کو تنویر القلب کے لئے عمدہ لکھا ہے۔ اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ نماز تزکیۂ نفس کرتی ہے اور روزہ سے تجلّی قلب ہوتی ہے۔ تزکیۂ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امّارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جاوے اور تجلّی قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے۔ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ میں یہی اشارہ ہے۔ بیشک روزہ کا اجر عظیم ہے۔ مگر امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم کر دیتے ہیں۔ روزہ کے بارے میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ یعنے اگر تم روزہ رکھ ہی لیا کرو تو تمہارے لئے اس میں بڑی جزا ہے۔ (مجموعہ فتاویٰ احمدیہ صہ ۱۶۵)

روزہ باعث قرب الٰہی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے فرمایا ہے "روزہ جیسے تقویٰ سیکھنے کا ایک ذریعہ ہے۔ ویسے ہی قرب الٰہی حاصل کرنیکا بھی ذریعہ ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے ماہ رمضان کا ذکر فرماتے ہوئے ساتھ ہی یہ بھی بیان کیا ہے۔ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۔ یہ رمضان کی ہی شان میں فرمایا گیا ہے۔ اور اس سے اس ماہ کی عظمت اور سرّ الٰہی کا پتہ لگتا ہے۔ کہ اگر وہ اس ماہ میں دعائیں مانگیں تو میں قبول کروں گا۔ لیکن ان کو چاہیئے ۔ کہ میری باتوں کو قبول کریں۔ اور مجھے مانیں۔ انسان جسقدر خدا کی باتیں ماننے میں قوی ہوتا ہے۔ خدا بھی ویسا ہی اس کی باتیں مانتا ہے۔ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس ماہ کو رُشد سے بھی خاص تعلق ہے اور اسکا ذریعہ خدا پر ایمان، اس کے احکام کی اتباع اور دعا کو قرار دیا ہے۔ اور یہی باتیں ہیں جن سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ (فتاویٰ صـ ۱۸۱)

نماز تراویح

رمضان شریف میں رات کو اٹھنے اور نماز پڑھنے کی تاکید ہے اور یہ آٹھ رکعتیں ہیں۔ اور تین وتر جو عشاء کی نماز میں ہوتے ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی وجہ سے یہ گیارہ رکعت آخر شب نہ پڑھ سکے۔ تو وہ اوّل شب میں ہی پڑھ لے +

نماز و طہارت

چونکہ یہ ایک نہایت ہی متبرک مہینہ ہوتا ہے اور اس میں خدا تعالےٰ بندے کے حال پر بہت توجہ اور رحم فرماتا ہے۔ اور اس کے لئے نہایت عمدگی اور خشوع و خضوع اور توجہ خاص کی ضرورت ہے۔ **نماز کی صحت** کے لئے متعدد شرطیں ہیں۔ سب سے اوّل اور ضروری شرط طہارت ہے۔ طہارت کے معنے یہ ہیں۔ کہ جسم اور لباس، ظاہری اور معنوی، ہر قسم کی نجاستوں سے پاک ہو۔ رمضان شریف میں ہر قسم کی نجاستوں سے پاک رہنا چاہیئے +

تہجد

رات کی نفل نماز کا نام تہجد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسپر خاص زور دیا ہے۔ بلکہ میں کہوں گا۔ خود قرآن مجید نے اس کے فوائد کھول کھول کر بیان کئے ہیں۔ جیسا کہ سورۃ مزمل میں ہے اور حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے:۔

"ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کر لیں۔ جو زیادہ نہیں وہ دو رکعت ہی پڑھ لے کیونکہ اسکو دعا کرنیکا موقع ملجاویگا۔ اسوقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ سچے درد اور سچے جوش سے نکلتی ہے۔ جبتک ایک خاص سوز اور دردِ دل نہ ہو اسوقت تک ایک شخص خواب راحت سے بیدار کب ہو سکتا ہے۔ پس اسوقت کا اٹھنا ہی ایک دردِ دل پیدا کر دیتا ہے۔ جس سے دعا میں رقّت اور اضطراب کی کیفیّت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہی اضطراب اور اضطرار قبولیّت دعا کا موجب ہو جاتے ہیں +

آنحضرت صلعم ہمیشہ کثرت سے نوافل ادا کرتے آپ آٹھ رکعت نماز نفل اور تین وتر پڑھتے۔ کبھی ایک ہی وقت میں اُن کو پڑھ لیتے۔ اور سو جاتے غرض سو کر اور اٹھکر نوافل اس طرح ادا کرتے۔ اگر کوئی شخص بیمار ہو یا کوئی ایسی وجہ ہو کہ وہ تہجد کے نوافل ادا نہ کر سکے۔ تو وہ اُٹھکر **استغفار۔ درود شریف۔ اور الحمد شریف** ہی پڑھ لیا کرے + (فتاویٰ صـ ۹۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہترین ذریعہ دعا ومعراج مومن

نماز بڑی ضروری چیز ہے۔ اور مومن کا معراج ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا مانگنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔ نماز اس لئے نہیں کہ ٹکریں ماریں۔ یا مرغ کیطرح کچھ ٹھونگیں ماریں۔ بہت لوگ ایسی ہی نمازیں پڑھتے ہیں۔ اور بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ کسی کے کہنے سننے سے نمازیں پڑھنے لگتے ہیں۔ یہ کچھ نہیں۔ **نماز خدا تعالیٰ کی حضوری ہے۔** اور خدا تعالیٰ کی تعریف کرنے اور اس سے اپنے گناہوں کے معاف کرانے کی مرکب صورت کا نام نماز ہے۔ اس کی نماز ہرگز نہیں ہوتی جو اس غرض اور مقصد کو مدِّنظر رکھکر نماز نہیں پڑھتا پس نماز بہت ہی اچھی طرح پڑھو۔ کھڑے ہو تو ایسے طریق سے کہ تمہاری صورت صاف بتادے۔ کہ تم خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں دست بستہ کھڑے ہو۔ اور جھکو تو ایسے جس سے صاف معلوم ہو کہ تمہارا دل جھکتا ہے۔ اور سجدہ کرو تو اس آدمی کیطرح جسکا دل ڈرتا ہے۔ اور نمازوں میں اپنے دین اور دنیا کے لئے دعا کرو +

غرض نماز میں خضوع و خشوع اور مراقبہ و محویت ہونی چاہیئے۔ **قرآن مجید** میں ہے:۔ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلٰوتِھِمْ خَاشِعُوْنَ۔ یعنے فلاح پانے والے مسلمان وہ مسلمان ہیں۔ جو خشوع کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں"۔ اس بنا پر نماز میں کوئی حرکت خشوع و خضوع کیخلاف کرنا منع ہے۔ نماز کے تمام ارکان کا نہایت سکون اور اطمینان کے ساتھ ادا کرنا لازمی ہے +

بیماری یا سفر میں روزہ

جو شخص بیمار ہو۔ یا سفر میں ہو اس کے لئے یہ حکم ہے۔ کہ اسوقت روزہ نہ رکھے۔ اور ان کے بدلے کسی اور وقت قضا کرے۔ بعض لوگ ایسی حالت میں بھی روزہ نہیں چھوڑتے۔ اور سخت تکلیف اٹھاتے ہیں۔ حالانکہ قرآن شریف میں آیا ہے یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ (بقرہ) خدا تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے۔ سختی نہیں چاہتا +

آنحضرت صلعم کے زمانہ میں جو لوگ زیادہ خدا پرست ہوتے تھے۔ وہ روزہ میں زیادہ سختی برداشت کرتے تھے۔ لیکن آنحضرت صلعم کو جب اسکی خبر ہوتی تھی تو روکتے تھے۔ ایک دفعہ آنحضرت صلعم سفر میں تھے۔ ایک شخص کو دیکھا۔ کہ اس کے گرد بھیڑ لگی ہوئی ہے۔ اور اسپر لوگوں نے سایہ کر رکھا ہے۔ سبب پوچھا۔ معلوم ہوا کہ سخت گرمی میں اس شخص نے روزہ رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ "سفر میں روزہ رکھنا کچھ ثواب کی بات نہیں"۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم)

پس سفر اور بیماری میں روزہ رکھنا فرض نہیں۔ اسی طرح ابن ماجہؓ نے روایت کی ہے۔ کہ نبی کریمؐ فرماتے ہیں "سفر میں روزہ رکھنا کسی نیکی میں شمار نہیں ہے"۔

اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے:۔

"کہ قرآن کریم سے تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَیَّامٍ اُخَر یعنے مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ اس میں امر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ اختیار ہے رکھے۔ یا نہ رکھے۔ میرے خیال میں مسافر کو روزہ نہ رکھنا چاہیئے اور چونکہ عام طور پر اکثر لوگ رکھ لیتے ہیں۔ اس لئے اگر کوئی تعامل سمجھکر رکھ لے تو کوئی حرج نہیں۔ مگر عِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَر کا پھر بھی لحاظ رکھنا چاہیئے۔ سفر میں تکالیف اٹھاکر جو انسان روزہ رکھتا ہے۔ تو گویا اپنے زور بازو سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے۔ اسکی اطاعت امر سے خوش نہیں کرنا چاہتا۔ یہ غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعتِ امر اور نہی میں سچا ایمان ہے۔" (مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اوّل صفحہ ۱۷۹) پھر صفحہ ۱۸۰ میں لکھا ہے:۔

"حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص مریض اور مسافر ہونیکی حالت میں ماہِ صیام میں روزہ رکھتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے۔ کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پائے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ **خدا کے اس حکم پر عمل کرنا چاہیئے**۔ کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا ہو۔ **بلکہ حکم عام ہے** اور اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھینگے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔"

روزہ میں جو چیزیں جائز ہیں

روزہ دار کو آئینہ دیکھنا حالت روزہ میں سر کو تیل لگانا۔ روزہ دار کا خوشبو لگانا۔ جائز ہے۔ **روزہ دار کا** آنکھوں میں سرمہ ڈالنا مکروہ ہے۔ دودھ پلانیوالی اور حاملہ روزہ نہ رکھے +

اشیاء غیر ناقضہ روزہ

نکسیر یا قے اور اپریشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا، نہ مالش روغن سے اور نہ سونگھنے سے، نہ خوشبو سے، نہ سر میں تیل ڈالنے سے، نہ کلوروفارم سے +

(عبد الرشید زیروی)

عیدِ مُبارک

عید کے لغوی معنے "خوشی کا موجب" ہیں۔ رمضان المبارک کے اختتام پر اللہ تعالیٰ نے عید الفطر مقرر کی تاکہ لوگ اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائیں کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے انہیں اپنے احکام بجالانے کی توفیق اور طاقت بخشی۔ پس جسطرح امتحان کے بعد کامیابی پر خوشی اور مسرت کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اسی طرح رمضان کے بعد عید کا دن بھی اظہار شکر اور مسرت کے لئے رکھا گیا ہے +

عید کے دن غسل کرنا رسول مقبولؐ کی سُنت ہے، چنانچہ حدیث شریف میں ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کان رسول اللہ صلعم یغتسل یوم الفطر و یوم الاضحیٰ۔ کہ رسول مقبولؐ عیدین کے روز غسل فرمایا کرتے تھے۔ ایسے ہی عید کے دن صاف اور سُتھرے کپڑے پہننا اور خوشبو کا استعمال کرنا بھی سنت نبویؐ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ عید الفطر کے روز نماز سے قبل کچھ کھا لینا بھی مستحب
ہے۔ بخاری شریف میں لکھا ہے کہ کان رسول اللہؐ
لا یغدو یوم الفطر حتیٰ یاکل تمرات۔ کہ رسول
مقبول عید الفطر کے دن کچھ کھجوریں کھا کر نماز کے لئے
تشریف لے جاتے تھے +

عید کی نماز میں مرد و عورت سب کو شریک ہونا
چاہیئے۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انّ
النبیؐ صلعم یخرج بناتہ و نسائہ فی العیدین
کہ آنحضرت صلعم کی لڑکیاں اور ازواج مطہرات نماز
میں شریک ہوتی تھیں۔ عورتوں کے متعلق نماز عید میں
شریک ہونے کی یہانتک تاکید ہے۔ کہ اگر وہ نسوانی
معذوری کیوجہ سے نماز میں شامل نہ ہو سکتی ہوں تو
تکبیر اور دعا ہی میں شامل ہو جائیں۔ چنانچہ ام عطیہؓ
سے روایت ہے۔ قالت قال رسول اللہ صلعم
اخرجوا العواتق و ذوات الخدور لیشھدن
العید و دعوۃ المسلمین و لیجتنبن
الحیض مصلی الناس۔ کہ تمام عورتوں کو عیدگاہ
میں حاضر ہونا چاہیئے۔ اور جو عورتیں نماز ادا کرنے سے
معذور ہوں۔ وہ دعا میں شامل ہو جاویں +

اور ام عطیہؓ سے ہی ایک اور روایت ہے کہ
رسول خدا صلعم نے عورتوں کو نماز عید میں شامل ہونیکی
تاکید فرمائی۔ تو آپ سے عرض کیا گیا۔ ارأیت احداھن
لا یکون لھا جلباب قال فتلبسھا اختھا
من جلبابھا۔ کہ حضور اگر کسی کے پاس چادر وغیرہ
نہ ہو تو وہ کس طرح عید میں شامل ہو سکتی ہے۔ تو آپنے
فرمایا کہ وہ کسی دوسری بہن سے کپڑا مانگ لے اور عید
میں شامل ہو جائے۔ پس ان تمام احادیث سے یہ
معلوم ہوتا ہے۔ کہ عید میں تمام مردوں اور عورتوں کا
شامل ہونا ضروری ہے۔ عیدگاہ میں جاتے ہوئے
تکبیر۔ تسبیح۔ تحمید۔ اللہ اکبر سبحان اللہ اور الحمد للہ پڑھنا
چاہیئے۔ اور جس رستے سے انسان عید میں جائے
بہتر یہ ہے۔ کہ آتی دفعہ دوسرے راستے کو اختیار
کرے۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ رسول مقبولؐ
جس رستے سے عیدگاہ میں تشریف لیجاتے تھے۔
آتی دفعہ دوسرے راستے سے واپس آتے تھے +

عیدین کی نماز میں اذان اور اقامت نہیں ہے۔
حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انّ النبیؐ
صلعم صلّی یوم العید بغیر اذان ولا
اقامۃ۔ کہ آنحضرتؐ نے نماز عید بغیر اذان اور اقامت کے
پڑھائی۔ نماز عید میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں
ہوتی ہیں۔ اور دوسری رکعت میں پانچ۔ عن النبیؐ
صلعم انہ کبّر فی صلوۃ العید سبعًا و
خمسًا۔ کہ رسول مقبولؐ نے پہلی رکعت میں سات
اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہیں +

عیدین میں خطبہ نماز کے بعد پڑھا جاتا ہے۔ اور
جسوقت امام خطبہ پڑھ رہا ہو۔ نہایت ہی خاموش
اور غور سے سننا چاہیئے۔ حدیث شریف میں ہے۔
انہ صلّی ثم خطب فرأی انہ لم یسمع النساء
فاتاھن فذکرھن و وعظھن و امرھن
بالصدقۃ۔ کہ حضور صلعم نے نماز عید کے بعد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ پڑھا۔ بعدہٗ آپکو معلوم ہوا۔ کہ عورتیں اسکو نہیں سن سکیں۔ تو حضور ان کے نزدیک آئے۔ اور انکو نصیحت اور وعظ فرمائی۔ اور صدقہ و خیرات کرنیکا حکم فرمایا +

صدقۃ الفطر ۔ عید الفطر سے قبل صدقۃ الفطر ادا کرنا چاہیئے۔ عن ابن عمرؓ قال فرض رسول اللہ صلعم زکاۃ الفطر صاعًا من تمرٍ او صاعًا من شعیرٍ علی العبد والحرّ۔ والذکر والاُنثیٰ۔ والصغیر والکبیر من المسلمین وامر بھا ان تؤدّی قبل خروج الناس الی الصلوٰۃ (بخاری)۔ کہ رسول مقبولؐ نے صدقۃ الفطر کو فرض قرار دیا ہے۔ اور یہ صدقہ کھجور[1] یا جو کا ایک صاع ہونا چاہیئے۔ اور یہ صدقہ ہر مسلمان آزاد۔ غلام۔ مرد۔ عورت۔ چھوٹے اور بڑے پر فرض ہے، اور یہ صدقہ عید کے روز سے قبل ہی ادا ہونا چاہیئے۔ تاکہ غریب اور مساکین وغیرہ اپنی ضروریات کو اس سے پورا کر سکیں +

پس یہ چند احکام عید مینے مختصر عرض کر دیئے ہیں۔ جن کی پابندی رسول مقبولؐ نے ہر مسلمان پر عائد فرمائی ہے +

---

[1] کھجور عرب میں معمولی جنس سمجھی جاتی ہے اس ملک میں کھجور کا صاع امراء ہی دے سکتے ہیں۔ دوسری احادیث کی بنا پر گندم سے نصف صاع کا جواز ہے۔ صاع کا وزن ۲ سیر ۱۲ چھٹانک بتاتے ہیں +

(راقم ملک محمدؐ عبداللہ سمبڑیالوی مولوی فاضل جامعہ قادیان)

تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

جو

احمدیہ خواتین کے جلسہ سالانہ پر فرمائی

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے بعد فرمایا:۔

جس طرح اعصاب اور رگوں کا آپس میں تعلق ہوتا ہے۔ اسی طرح عورتوں اور مردوں کے تعاون کے ساتھ دُنیا کا نظام چلتا ہے۔ مگر آجکل کے زمانہ میں ہر طرف جنگ شروع ہے۔ آپس میں نا اتفاقی بڑھ رہی ہے۔ اور پیشگوئی ہے۔ کہ قیامت کے قریب سب نعمتیں مٹا دی جاویں گی، سب وحوش یعنے (غیر تعلیم یافتہ قومیں) اور ادنیٰ قومیں ملائی جائیں گی۔ اور ان کو اٹھایا جائیگا۔ تمام بنی آدم کی اولاد مساوات چاہے گی۔ اسواسطے بنی آدم کے اس حصّہ کو بھی (یعنے عورتوں کو) احساس ہوا۔ کہ ہم بھی مساوات وغیرہ میں حصّہ لیں۔ اسلیئے عورتوں نے بھی جنگ اور جھگڑوں وغیرہ میں حصّہ لینا شروع کیا۔ ہمارے ملک میں مثل مشہور ہے کہ خربوزہ کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ اور اس کا نام بھیڑ چال بھی رکھا ہے۔ گویہ ملکہ یہ جذبہ ہر ایک ملک میں پایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاتا ہے۔ مگر ہمارے ملک میں یہ بہت زیادہ ہے۔ جسطرح ایک گیدڑ بھاگا جاتا تھا کسی نے پوچھا کہاں بھاگے جاتے ہو۔ کہنے لگا بادشاہ سلامت نے حکم دیا ہے۔ کہ شہر کے تمام اونٹ پکڑ لیئے جاویں۔ اسنے کہا تم تو گیدڑ ہو اور حکم اونٹوں کے لئے ہے۔ کہنے لگا شاید گیدڑ بھی پکڑے جائیں تو بعینہٖ یہی طریقہ ہمارے ملک کی عورتوں نے کیا۔ کہ عیسائی اور ہندو وغیرہ عورتوں کی ریس میں آکر کہدیا کہ ہمیں ہمارے حقوق دیئے جائیں۔

حالانکہ مرد کون ہوتے ہیں ان کو حقوق دینے والے ان کو خود خدا تعالےٰ نے حقوق دیئے ہوئے ہیں قرآن کریم میں جس طرح مسلمان عورت کی تعریف آئی ہے کسی کتاب یا مذہب میں نہیں پائی جاتی۔ عیسائیوں کا مذہب ہے کہ عورت میں روح ہی نہیں۔ دوسرے مذاہب میں کہیں تو عورت کو شیطان کا آلہ اور کہیں شر کی جڑ۔ اور کہیں کچھ کہیں کچھ کہہ دیا ہے۔ مگر اسلام نے قرآن نے جہاں مومن مرد کا ذکر فرمایا۔ وہیں مومنات عورت کا ذکر بھی فرمایا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی رسول اللہ صلعم کی بیوی کی حیثیت سے ہی قدر نہیں۔ بلکہ عائشہ عائشہ ہو کر مشہور ہوئیں۔ پھر عیسائیت میں عورت کا حق کوئی نہیں رکھا گیا۔ بلکہ ماں کا حق نہیں رکھا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح کو جب یہ کہا گیا۔ کہ مریم ملنے آئی ہے۔ تو کہا۔ مریم کون ہے۔ جا اے عورت میں تجھ کو نہیں جانتا۔ سو جبکہ ماں کا حق نہیں جانا تو بیوی کا حق بھلا کیا جانیگا تو عیسائی جبکہ عورت میں روح ہی نہیں مانتے تو حق کیا دیں گے۔

اور مسلمانوں نے ان کی ریس کی۔ عقلمند آدمی کا قاعدہ ہے۔ کہ وہ کسی کے زیر اثر نہ ہو۔ اسلام نے عورت کو مساوی حقوق دیئے بلکہ اس سے بڑھکر۔ دیکھو عورت کو نکاح پر مہر پہلے دلوانا ہے۔ اور وہ محض اس کی ملکیت قرار دیا گیا جسپر کسی اور کا تصرف نہیں ہو سکتا۔ فرانس ایسا ملک ہے وہاں کی تہذیب و تمدن سب یورپ میں آزادانہ ہے۔ چونکہ عورت کو کوئی حق نہیں دیا گیا۔ اسلئے وہاں کی عورتوں نے اپنے حقوق لینے کے لئے جنگ شروع کی۔ اور محض بھیڑ چال کے طور پر ہماری مسلم عورتوں نے بھی اپنے حقوق لینے کا مطالبہ کیا۔ حالانکہ اُن کو خدا نے سب حقوق دیئے تھے مگر خدا جانے وہ کیوں مانگنے لگیں۔

ہاں انہوں نے اپنے ملے ہوئے حقوق کو استعمال نہیں کیا۔ غیر مسلم عورتوں کو تو حقوق ملے ہی نہ تھے۔ تب انکا مطالبہ تھا۔ مگر مسلم عورت کو تو خود خدا نے حقوق دیئے۔ اصل بات یہ ہے کہ انہوں نے اپنے حقوق کو استعمال کرنا نہیں سیکھا۔ اور نہ ان کو استعمال کرنا آتے ہیں۔

سو تم بجائے جھگڑے اور حقوق طلبی کی جدوجہد کے اپنے حقوق کو جو اسلام نے تم کو دیئے ہیں استعمال کرنا سیکھو۔ یونہی غلطی کھا کر شور و غل کرنا تو پھر وہی مثال ہوگی۔ جیسا کہ ایک بادشاہ کے کسی قابل سپاہی کو تلوار چلانا عمدگی سے آتی تھی۔ اور شہزادہ صاحب کو ریس آئی کہ بادشاہ سلامت کی اسپر اتنی مہربانی اور شفقت ہے کہ ہر روز انعامات دیتے اور قدر افزائی کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بادشاہ کے حضور عرض کیا۔ کہ مجھے بھی ایک عمدہ تلوار دیجائے۔ بادشاہ نے سپاہی کو بلایا کہ تلوار شہزادہ کو دیدو بہادر سپاہی نے بہتیرا عرض کیا کہ حضور ان کو چلانی نہیں آتی۔ کہیں ٹیڑھی اور غلط چلا کر الٹا نقصان کریں گے۔ مگر شہزادہ کی ضد برابر جاری رہی۔ آخر تلوار حاصل کرلی اور غلط انداز سے چلا کر اپنا بازو کاٹ لیا۔ اسپر بادشاہ نے ڈانٹا اور مورد عتاب ہوا۔ تو ٹھیک اسی طرح مسلمان عورتوں کو حقوق کا استعمال کرنا نہیں آتا۔ دیکھو اسلام میں بچے کو ماں کا دودھ چھڑانے کے متعلق بھی حکم ہے۔ کہ آپس کے مشورے سے چھڑاؤ +

مہر کے متعلق فرمایا تمہاری ملکیت ہے۔ چاہے جس طرح استعمال کرو۔ تو لوگوں نے اسپر غلطی یہ کی کہ مہر دس لاکھ یا اس سے بھی زیادہ باندھنے شروع کرئے۔ کیا فائدہ اگر کسی کی آمدنی ایک پیسہ کی بھی نہ ہو۔ اور مہر باندھے لاکھ دو لاکھ تاکہ وہ ادا نہ ہو سکے۔ یہ کوئی فخر یا اظہار دولتمندی کا طریقہ نہیں۔ ایسی ایسی مشکلات لوگوں نے صحیح طور سے حقوق کا استعمال نہ سیکھنے کیوجہ سے خود بخود اپنے اوپر ڈال لی ہیں۔

الغرض مسلمان عورت کو خدا نے تو ہر طرح کے حقوق دیئے ہیں۔ چاہیئے کہ انکا صحیح طور سے استعمال کرنا سیکھے۔ اگر انسان کے پاس ایک بہت عمدہ گھوڑا ہے۔ مگر وہ اس پر چڑھنا نہیں جانتا۔ تو گھوڑا بے فائدہ ہے۔ صحیح استعمال کے بعد ارادہ کی ضرورت ہے۔ اگر انسان کو علم بھی ہو۔ قابلیت بھی ہو۔ ارادہ نہ ہو۔ تو وہ قابلیت بھی کچھ مفید نہیں۔ بعض لوگ عالم اور قابل ہوتے ہیں مگر ارادہ نہیں ہوتا۔ تو وہ کچھ بھی کام نہیں کر سکتے۔ پھر نیت پختہ اور عمل ہو۔ جب کام کا ارادہ کرے۔ اس پر عمل کرے۔ بعض لوگ کسی کام کا علم رکھتے ہیں۔ قابلیت بھی ہوتی ہے۔ ارادہ بھی کرتے ہیں۔ مگر اس پر عمل نہیں کرتے۔ تو ان کی مثال اس بڑھیا سی ہوتی ہے۔ جس نے اپنے گھر کا دروازہ لگوا کر بھی اسے کتوں کے لئے کھلا چھوڑ دیا تھا۔ ہمارے ملک میں عورتوں نے غلطی سے سمجھ لیا ہے کہ ہمارے حقوق پر مردوں نے قبضہ مخالفانہ کر رکھا ہے۔ سو مسلمان عورتوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر وہ اپنے اسلام کے دیئے ہوئے حقوق کا استعمال کرنا نہ سیکھیں گی۔ تو شکوہ بے فائدہ ہوگا +

اسلام میں دیئے ہوئے حقوق اگر دریافت کرنے ہوں تو قرآن پڑھو۔ حدیث کا مطالعہ کرو۔ پھر اس کی صحیح تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے ملیں گی۔ دیکھو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے ایکبار اپنی بیوی سے کوئی سخت بات کی تو الہام ہوا کہ مسلمانوں کے لیڈر سے کہدو۔ کہ یہ بات اچھی نہیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طرز عمل اور عمدہ معاشرت سے سبق سیکھو کہ آپنے اصل اسلام کے طریقہ پر عمل کر کے دکھا دیا کہ عورت کی کتنی قدر اسلام نے رکھی ہے۔ بیشک لوگ دعوے کرتے ہیں۔ اور بڑے بڑے لیڈران ملک حامی حقوق نسواں بھی ہیں۔ اور سر سید احمد خاں وغیرہ بہت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لائق لیڈر تھے۔ مگر اُن کی جماعت خود اسلام پر اعتراض کرتی ہے۔ دوسرے مذاہب عیسائی وغیرہ تو خیر ہیں ہی دشمنِ اسلام۔ ان کا تو کام ہی یہی ہے۔ مگر ہماری عورتیں اگر اپنا دین سیکھیں۔ قرآن مجید کو پڑھیں تو انکو معلوم ہوگا۔ کہ غیر مذاہب کے اعتراضات کا کیا جواب ہو سکتا ہے۔ قرآن شریف ایک جامع کتاب ہے۔ اس میں سے سب کچھ معلوم ہو سکتا ہے بشرطیکہ تدبر اور غور سے پڑھا جائے دیکھو میں چونکہ صحت کا کمزور تھا اور شروع سے ہی مدرسہ میں میرا لحاظ کیا جاتا تھا اسلئے پرائمری سے انٹرنس تک میں نے کوئی امتحان پاس نہیں کیا۔ مگر میں نے صرف قرآن مجید پڑھا۔ فلسفہ، منطق، وغیرہ میں نے کوئی نہیں پڑھا۔ مگر اب تک میں خدا کے فضل اور صرف قرآن مجید پڑھنے کے باعث ہر ایک بڑے انسان سے غیر مذاہب کے پیشواؤں سے بڑے بڑے لیکچراروں اور مدبروں سے گفتگو کرنے پر کبھی بھی نہیں جھجکا۔ اور نہ کسی بڑے سے بڑے لیکچرار پرنسپل بشپ تک نے میرے سامنے کبھی گفتگو کی جرأت کی۔ میں یورپ میں گیا۔ تو بھی انگریزی میں برابر مضمون بیان کرتا۔ اور بڑے بڑے فلسفیوں کی مجالس میں برابر گفتگو کرتا۔ اور دل میں کوئی رکاوٹ نہ ہوتی۔ مگر یہ میرے ذہن کی کوئی خوبی نہیں۔ بلکہ میرے پاس قرآن کی تلوار ہے پس اگر تم بھی قرآن، حدیث اور احمدیت کی کتابیں پڑھو گی تو پتہ لگیگا کہ اسلام کیسا عمدہ مذہب ہے۔ کوئی عیسائی جرأت نہیں کرسکتا۔ کہ احمدیوں کے سامنے آئے۔ تمہارے پاس قرآن کا ہتھیار ہونا چاہیئے۔ دیکھو کوئی ڈاکٹر کامیاب نہیں ہوسکتا محض اپنی دواؤں یا عمدہ چمکدار اوزاروں سے بلکہ خود اسکی دماغی قابلیت ہونی چاہیئے۔ اگر قابلیت نہ ہو تو اوزار یا دوائیں کچھ بھی مفید نہیں ہو سکتیں +

چند اخلاق کے ساتھ قابلیت پیدا ہوتی ہے۔ ایک شکر ہے۔ شکر گذاری کے ساتھ بہت سے نیک اخلاق پیدا ہوتے ہیں۔ اور شکر گذاری کے ساتھ ترقی اور بہتری کے سامان پیدا ہوتے ہیں۔ شکریہ ادا کرنے کا فعل قوم کے اندر محبت اور اتحاد پیدا کرنیکا موجب ہوتا ہے۔ ہم کسی نیک تحریک پر شکریہ ادا کر کے اپنا فرض ادا کرتے ہیں۔ اور بہت سے نیک اخلاق پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ حضرت جنید دیا شبلی فرمایا) رحمۃ اللہ علیہ ایک بزرگ گذرے ہیں، وہ پہلے کسی صوبہ کے گورنر تھے۔ ایسے نیک اور صالح بزرگ تھے، کہ اولیا کرام میں سے ہوئے۔ چنانچہ ان کے نام پر لوگ بچوں کے نام رکھتے ہیں (چنانچہ ہمارے قاضی اکمل صاحب کے بچوں کے نام بھی جنید و شبلی ہیں) ان کا ذکر ہے۔ کہ بادشاہ نے ان کو زمانہ گورنری میں اپنی حسن خدمات کے صلہ میں بہت اعلےٰ درجہ کا خلعت بخشا جب وہ خلعت پہنکر دربار میں بادشاہ کے حضور بیٹھے تھے۔ چھینک آگئی تو اپنی ناک اسی خلعت فاخرہ کے دامن سے پونچھ لی۔ بادشاہ نے دیکھ لیا اور سمجھا کہ ہمارے خلعت کی بے حرمتی کی ہے۔ غلاموں کو حکم دیا۔ فوراً ان سے خلعت چھین لو۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور دربار سے نکالدیا کہ جاؤ تم میں اعزاز شاہی کے شکریہ کی قابلیت نہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ بہت سخت حاکم اور ظالم گورنر تھے۔ مگر پھر ایسے نرم دل اور عاجز بندے خدا کے ہو گئے۔ کہ جن جن افرادِ رعیت کو ستایا تھا۔ ان کے دروازے پر جاکر معافی طلب کی۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقصیریں معاف کروائیں اور توبہ کی اور عبادت الٰہی میں مصروف ہوئے۔ یہ اس خلعت کے واقعہ کا اثر تھا۔ آپ سمجھ گئے کہ اے مولا جب انسان کے ایک خلعت کی تحقیر کر کے ایسی سزا پائی ہے تو تو نے جو نعمتیں بخشیں انکا شکریہ ادا نہ کرنے پر تو بہت زیادہ مستحق سزا ہونگا۔ چنانچہ پھر وہ شکر بہ ربّی ادا کرنے سے اولیائے کرام میں سے ہو گئے۔ سو تم زیادہ شکر گذار بنو۔ رسول کریم صلعم نے فرمایا ہے۔ میں نے دوزخ میں زیادہ حصہ عورتوں کا دیکھا۔ کیونکہ وہ ناشکر ہوتی ہیں۔

پھر عورتوں میں تعاون نہیں ہوتا۔ اور یہ ہمارے ملک میں ہی نہیں بلکہ یورپ کی عورتیں بھی تعاون نہیں کرسکتیں (اسی سلسلہ میں حضور نے فرمایا) میں یورپ میں گیا تو ایک عورت نے سوال کیا کہ کیا تمہارے ملک میں دروازے ہوتے ہیں (یورپ کے لوگ عموماً دروازے بند رکھتے ہیں) تو میں نے کہا دروازے ہوتے ہیں۔ اور پھر کھلے رہتے ہیں۔ تو اس عورت نے غلطی سے سمجھا کہ ہم پر اعتراض کیا ہے۔ کہ یورپ کے لوگ مہمان نواز نہیں ہوتے اور ہم مہمان نواز ہیں۔ پھر شکر کے ساتھ آپس میں ہمدردی ہوتی چاہیئے۔

اور پھر عورتوں کو بہت زیادہ صبر کرنے کی بھی مشق چاہیئے۔ جو ان میں بہت کم ہے۔ صبر کا جذبہ مشق کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ جو ہمارے ملک کی عورتوں میں بہت ہی نایاب ہے۔ کیونکہ اُن کو عادت نہیں۔ اور یہ محنت اور بہادری سے آتا ہے۔ یہاں تو اگر کوئی ذرا بھی تکلیف پہنچ جائے تو یہ رونے لگ جاتی ہیں۔ حالانکہ ملکوں کیساتھ جنگ ہو تو رونا کیسا تحمّل برداشت اور صبر کی صحابیات میں بہت مشق تھی۔ ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر ہے کہ ان کا جنگ میں باپ۔ بیٹا۔ خاوند شہید ہوئے۔ تو کچھ پرواہ نہ کی اور بار بار رسول اللہ صلعم کی خیریت دریافت فرمائیں۔ اور پھر حضور کی زندگی کی خوشخبری سنکر کہا۔ رسول اللہ زندہ ہیں۔ تو کچھ پرواہ نہیں۔ اسی طرح ایک صحابیہؓ بی بی نے جنگ میں دشمن میں گھرے ہونے پر خیموں کے ڈنڈے اکھاڑ کر اتنی جنگ کی کہ دشمن کا ناطقہ بند کر دیا۔ اور انکو بھگا دیا۔ مگر ہمارے ملک کی عورتیں کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر رونے لگ جاتی ہیں۔ اور کہتی ہیں کہ میرا صبر یہ صبر کوئی صبر نہیں ہوتا۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت آیا ہے۔ آپؐ کہیں تشریف لے جا رہے تھے ایک عورت بے تابی سے رو رہی تھی۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کیوں روتی ہے عرض کیا گیا۔ حضور اسکا بچہ فوت ہو گیا آپؐ نے اس عورت کے پاس جاکر فرمایا صبر کرو۔ وہ جواب دیتی ہے کہ جسکے دلکو لگے وہی جانتے۔ اے شخص (اسنے رسول اللہ کو پہچانا نہ تھا) تیرا بھی کوئی بچہ مرتا تو جانتا کتنا دکھ ہوتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا میرے تو کئی بچے مر گئے ہیں۔ پیچھے جب اسکو کسی نے بتایا کہ آپ رسول کریمؐ تھے۔ تو وہ عورت دوڑی آئی کہ یا رسول اللہ میں نے آپکو پہچانا نہ تھا۔ اب صبر کرتی ہوں معاف فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا اب کیا صبر ہے؟ صبر تو پہلے کرنا تھا۔ رو دھو کر صبر کرنا بیفائدہ ہے۔ تو تم بھی اگر صحابیات کیطرح صبر کرنیکی مشق کرو گی تب کچھ ملکی معاملات اور حقوق کو استعمال کرنیکی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قابلیت پیدا کروگی ورنہ جو آدمی ذرا ذرا باتوں میں صبر اور تحمل۔ برداشت کی عادت نہیں رکھتا وہ ملکی معاملات میں کیا ہمت دکھلا سکتا ہے۔ تمہارا دماغ غم و الم وغیرہ سے خالی ہوگا۔ تب کچھ کام کرسکوگی۔ ورنہ یونہی واویلا زاری واویلا بے کار ہے ✤

پھر جرأت ہے۔ یاد رکھو انسان سے جرأت سب کام کرواتی ہے۔ اگر دل میں جرأت ہو تو انسان بہادری سے کام کرسکتا ہے۔ ورنہ کچھ نہیں کرسکتا۔ اپنی دلی جرأت جسطرح کام کرواسکتی ہے۔ کسی دوسرے کی امداد سے وہ کام ہرگز نہیں ہوسکتا۔ ایک واقعہ کشمیریوں کا لکھا ہے۔ کہ کشمیری قوم کے لوگ ایک فوج میں بھرتی ہوئے۔ جب جنگ ہونے لگی۔ جرنیل یا افسر نے حکم دیا کہ فلاں جگہ فوج کھڑی ہو تو ایک دو سپاہی افسر کے پاس جاکر عرض کرنے لگے۔ کہ حضور ہمارے ساتھ کوئی پہرہ دار ہونا چاہیئے۔ جو ہماری حفاظت کرے۔ افسر نے سمجھ لیا کہ یہ بزدل ہیں۔ چنانچہ اب کشمیریوں کو فوج میں داخل نہیں کیا جاتا۔ مگر ہمارے ایک بزرگ بادشاہ ہوئے ہیں۔ انہوں نے چیونٹی سے سبق لیا۔ کہ وہ کئی بار ان کے سامنے دیوار پر سے گری اور پھر چڑھی۔ آخر پوری دیوار طے کرکے کامیاب ہوگئی۔ تو اس سے بادشاہ نے سبق لیا۔ اور کئی بار ہارنے پر آخر فاتح شہنشاہ بن گئے۔ یہ جرأت اور ہمت تھی۔ کہتے ہیں۔ رستم ایک بار کسی پہلوان سے شکست کھاکر نیچے گر پڑا مگر اسکی بہادری اور ہمت کا رعب مشہور تھا۔ تو اُسنے سوچا کہ آؤ ہمت کرکے چھوٹ جاؤں۔ چنانچہ جبکہ دشمن اسکی پیٹھ پر سوار تھا اور گردن دبائے بیٹھا تھا اس نے جرأت کرکے اسے زور کی آواز سے ڈرایا۔ کہ رستم آگیا۔ رستم آگیا تو دشمن یہ نام سنکر سہم گیا اور بھاگ گیا۔ اپنے نام کی آڑ لیکر رستم زندہ و سلامت رہ گیا۔ تو جرأت اور ہمت کے بغیر بھی انسان ناکام رہتا ہے ✤

پھر انکسار اور تواضع ہے۔ ہمارے ملک میں تواضع بہت اچھا لفظ رائج ہے۔ مگر اس کے معنی کم لوگ جانتے ہیں اگر کوئی کسی کو اچھی طرح روٹی کھلاوے۔ تو کہتے ہیں بھئی بڑی تواضع کی، یا کوئی حاکم تھانہ دار کسی گاؤں میں چلا جائے تو اسکی خاطر تواضع کرنا بولتے ہیں۔ مگر اصل ترجمہ تواضع کا نہیں جانتے۔ ذکر ہے کہ ایک بادشاہ بذات خود بھیس بدلکر شہر میں پھرا کرتا۔ ایک دن کسی ایسے مقام پر جا نکلا جہاں ایک جمعدار پہرہ پر کھڑا تھا۔ اس نے بادشاہ کو بھی جو بھیس بدلے ہوئے تھا۔ معمولی آدمی سمجھکر نخوت اور غرور سے گذرنے نہ دیا۔ اور کہا تو جانتا نہیں میرا کیا عہدہ ہے۔ بادشاہ نے پوچھا حضور آپکا کیا عہدہ ہے۔ کیا سپاہی؟ کہا ذرا اوپر چڑھو۔ اس نے کہا کیا جمعدار کہا ہوں۔ پھر سپاہی نے پوچھا تو کون ہے۔ تھانہ دار بادشاہ نے بھی کہا ذرا اور اوپر بڑھو پھر اسنے کہا۔ اور اوپر بڑھو۔ سپاہی نے کہا ڈپٹی۔ اس نے کہا ذرا اور اوپر بڑھو۔ اسی طرح سوال جواب سے بادشاہ کے عہدہ تک پہنچا۔ آخر سپاہی نے شرمندہ ہوکر معافی طلب کی تو بعض لوگ تواضع اور انکسار کرنا نہیں جانتے۔ کسی کو ذرا دنیاوی قدر مل جائے۔ پھر نخوت اور تکبّر سے بھر جاتے ہیں۔ غرور سے پاؤں زمین پر رکھنا بھول جاتے ہیں مگر نہیں جانتے کہ بڑے لوگ اگر انکسار کریں۔ تو ان کی قدر افزائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتی ہے۔ اور عزت بڑھتی ہے۔ دیکھو زار روس کی تباہی قیصر جرمنی کی سلطنت محض غرور اور نخوت اور انکسار نہ کرنے کے سبب ہوئی۔ ہمارے شہنشاہ معظم جارج پنجم کی بہت بڑی عزت ہے۔ رعیت کو اگر انکسار اور تواضع سے پیش آویں تو ہزار گنا زیادہ عزت ہوتی ہے۔ شہنشاہ معظم کی رعایا ان کے انکسار کے طرز عمل سے قدر کرتی ہے۔ بڑے لوگ اگر انکسار کریں تو لوگ ان کو آنکھوں پر بٹھاتے ان کی دل و جان سے خدمت کرتے ہیں۔ قوم کا امیر انکا خادم ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عین اسلام پر عملدرآمد فرماتے ہوئے ایک فارسی شعر لکھا ہے ؎

"منہ کرسی ز بہر ما کہ ماموریم خدمت را"

یعنے میرے لئے کرسی مت رکھو۔ کہ میں ایک غریب اور عاجز انسان ہوں۔

تو بہت سے فوائد انکسار کرنے اور عاجز بننے میں ہوتے ہیں۔ یہ ایک نفس کی اصلاح اور اپنی قدر کروانے کا طریقہ ہے۔

پھر ایک اور قابل قدر چیز قربانی ہے۔ اگر اپنے حقوق سے فائدہ لینا چاہتی ہو۔ تو قربانیاں کرو۔ نفس کی قربانیاں۔ مال کی قربانیاں۔ اپنی خواہشات کی قربانیاں دوسروں کی خدمت کرو۔ خدمت کرنیوالا آدمی بڑا ہوتا ہے۔ دوسرے سب چھوٹے ہیں۔ دیکھو اگر یورپ کی کوئی بڑی شہزادی خدمت کرتی ہے۔ ہسپتالوں میں جاکر بیماروں، معذوروں کو دیکھتی ہے۔ ان کو کچھ دیتی یا پوچھتی ہے۔ تو کتنا بڑا رتبہ پاتی ہے۔ سو تم بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں سے ہو جو اپنے آپ کو خادم اسلام سمجھتے تھے۔ تم بھی ہر قسم کی قربانیاں کرکے خدمت خلق میں مصروف ہو جاؤ۔ تاکہ دین و دنیا کی کامیابیاں حاصل کرو۔

آخر میں ضروری نصیحت کرتا ہوں کہ اتحاد کے لئے ایک نظام اور پابندی کی سخت ضرورت ہے۔ عورتوں میں نظام اور پابندی قوانین بالکل نہیں یہ بہت ضروری بات ہے۔ کوشش سے اس پر عامل ہونا چاہیئے۔ دیکھو اسلام میں جب شراب کی حرمت کا حکم ہوا ہے۔ فوراً صحابہ کرامؓ نے تعمیل کی پھر ایک دفعہ کا واقعہ ہے۔ کہ حضرت رسول کریمؐ نے بلند آواز سے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ تو سب لوگ جہاں بھی آپؐ کی آواز پہنچی بیٹھ گئے۔ کسی صحابی نے دوسرے کو ایک راستہ میں غیر مانوس سی جگہ پر بیٹھے دیکھکر پوچھا یہاں کیوں بیٹھے ہو تو اس نے کہا میں نے رسول اللہ صلعم کی آواز سنی تو تعمیل ارشاد کے لئے یہیں بیٹھ گیا۔ مجھے یہ نہیں معلوم کہ کیا بات ہے۔ میں نے صرف تعمیل ارشاد کی۔ سو تم بھی یہ ضروری نہایت ضروری بات سیکھو کہ نظام اور پابندی قوانین کے لئے ہر ایک حکم ماننا ضروری ہے۔

اسکے بعد میں عورتوں کو دو کام بتاتا ہوں چاہیئے کہ کوشش کرکے سوچیں اور مجھے نتیجہ سے اطلاع دیں تاکہ پھر ہم اپنی ساری جماعت میں اسکو رائج کریں اسمیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اوّل تو برقعہ اور پردہ کا سوال ہے۔ شرعی پردہ کے لئے نہ تو وہ پرانا برقعہ کچھ مفید ہؤا۔ کیونکہ پردہ کے علاوہ عورت کو تازہ ہوا اور صحت کی بھی ضرورت ہے۔ جو اس برقعہ میں نہیں۔ اور نہ اسکے ساتھ بچہ گود میں اٹھایا جاسکتا ہے۔ اگر آگے سے ہوا سے کھل جائے یا اٹھانا پڑے تو صرف پچھلا حصہ ہی چھپ سکتا ہے۔ سامنے کا سب لباس نظر آتا ہے۔ اور نئے **فیشن** کا برقعہ بھی بعض کو پسند نہیں۔ شاید اسلئے بھی کہ اس میں زینت اور خوبصورتی نمایاں پائی جاتی ہے۔ اسلئے ردّی سمجھتے ہیں اور چادر سے بھی دقّت ہوتی ہے۔

اسلئے میں سلسلہ کی قابل خواتین اور سلائی کی ماہر بہنوں سے خواہش رکھتا ہوں کہ وہ اپنے لئے کوئی ایسا برقعہ سوچیں کہ جو صحت اور شرعی پردہ کے لحاظ سے آرام دہ ہو۔ پھر ہمیں بتاویں۔ میں تو سینا پرونا نہیں جانتا خواتین خود ہی بہتر طور سے جانتی ہیں۔ امید کہ وہ سوچ کر ہمیں اطلاع دیں گی۔ اور ہم اس پر غور کرکے پھر اُسے رائج کردیں گے +

دُوسری بات زنانہ نمایش کی نسبت ہے۔ جو صنعت وحرفت کے لحاظ سے ہو۔ ہر قسم کے نمونے کی اشیاء جو آپ کے شہروں میں بنتی ہوں۔ وہ مرکز میں لانی چاہئیں موجودہ نمائش تو بجائے اشیاء کی نمائش کے خود لجنہ کی نمائش ہو جاتی ہے۔ سو ہماری خواتین کو اس پر توجہ کرنی چاہیئے۔ کہ ہر ایک چیز جو ان کے شہر میں عمدہ بنتی ہے۔ اسکے بھیجنے کا انتظام کریں۔ یا مجھے بتلائیں پھر میں اس کا انتظام کرکے لجنہ کو بتاؤں گا۔ کہ نمائش کس کو کہتے ہیں۔ دو تین سال سے تو تجربہ کرکے دیکھا ہے۔ یہ کچھ نہیں کرسکتیں۔ سو ہماری خواتین کو ضروری اسکی کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ دو کام ان کے ذمہ ہیں امید ہے کہ آئندہ سال ان پر عملدرآمد ہوگا۔ اخیر میں مَیں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ تم کو ان نیک کاموں کے کرنے کی توفیق عطا فرماوے +

اسکے بعد لمبی دعا فرمائی اور حضور تشریف لیگئے +

والسلام

(طالب دعا سکینۃ النساء)

معذرت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تقریر جگہ کی تنگی وغیرہ کی وجہ سے ایسے حالات میں ہوئی۔ کہ خود تقریر کے نوٹ لینے والی کو بھی اطمینان حاصل نہ تھا +

دوسرے۔ تقریر کو ساتھ ساتھ تیزی سے لکھنے جانے یا نوٹ لیکر مرتب کرنے کے لئے بہت سی مشق کی ضرورت ہے۔ جس کا موقعہ خواتین کو حاصل نہیں اسلئے مندرجہ بالا تقریر میں جو کہیں کہیں سلسلہ منقطع معلوم ہوتا ہے یا مطلب واضح نہیں۔ اور فقرات میں زور نہیں۔ یہ سب اسی کا نتیجہ ہے۔ تاہم جو کچھ ہے۔ وہ سراپا رحمت اور قابلِ صد شکریہ ہے +

مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ

(ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متفرق امور

ایک نہایت ضروری مشورہ مطلوب ہے

مصباح احمدیہ خواتین کا اپنا اخبار ہے۔ اس میں اگر نقائص ہیں جیسا کہ سالانہ جلسہ پر مجھ سے کئی بہنوں نے ہلکے کاغذ ٹائیٹل کے رنگ وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔ تو سوچنا چاہیئے۔ یہ قصور کس کا ہے۔ کیا ہم ہی خود اسکی ذمہ وار ہیں یا کوئی اور۔ اکثر تعلیم یافتہ بہنوں کی رائے ہے۔ کہ کاغذ کتابت۔ طباعت اعلےٰ ہونی چاہیئے۔ رسالہ عصمت دہلی۔ ایسی اور یہ بھی کہا کہ مصباح کا بھی ایک سالنامہ چھپوائیں۔ کاغذ یا چھپوائی لکھوائی وغیرہ کا جواب تو مینجر صاحب دے سکتے ہیں مگر سالنامہ مصباح ضروری نکلے۔ یہ میری اپنی بھی رائے ہے۔ اور اس کے لئے محترمہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سے بھی کئی ایکبار تذکرہ ہو چکا ہے۔ ان کی بھی تائید حاصل کرلی تھی۔ کسی وقت پر زور درخواست پر امید ہے۔ کہ وہ پوری پوری امداد دیں گی۔ انشاء اللہ (آجکل بوجہ ناسازی مزاج دہلی بغرض علاج تشریف فرما ہیں۔ بہنیں ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں) مگر اسکے لئے اعلیٰ درجہ کے مضامین دینی رنگ کے فسانے۔ سلائی کے متعلق مضمون۔ کھانے پکانے کے طریقے۔ تاریخی مضمون۔ سفرنامے دلچسپ معلومات امور خانہ داری وغیرہ پر مختصر جامع اور خوشخط مضمون لکھکر مجھے بھجوائیں۔ جس بہن کے شہر یا علاقے میں کوئی نئی ایجاد ہو یا چیز بنتی ہو۔ وہ اس سے بھی اطلاع دیں۔ تاکہ مصباح میں شائع کرکے دوسری بہنوں کے لئے مفید معلومات بہم پہنچائی جائے۔ یہ نمایش کے لئے حضرت اقدس کے حکم کی بھی تعمیل ہوگی۔ اور سالانہ جلسہ کے موقع پر آسانی سے یہاں زنانہ نمایش میں مہیا ہو سکے گی۔ پھر میں انشاء اللہ مصباح کا سالنامہ طیار کروانے کے لئے ذمہ واروں پر زور دے سکوں گی۔ کہ سالنامہ مصباح ضرور چھپے۔ خدا تعالیٰ کا فضل ورحم شامل حال ہوا۔ تو ضرور انشاء اللہ کچھ نہ کچھ کر سکوں گی۔ میں امید کرتی ہوں کہ بہنیں اس کے متعلق اپنی اپنی رائے سے مطلع فرمائیں گی۔ کہ سالنامہ مصباح کی نسبت ان کا کیا خیال ہے۔ اور وہ کس کس طرح امداد دے سکتی ہیں +

سلائی کا کام

خانہ داری میں خواتین کے لئے سلائی کا کام ایک نہایت ضروری ہنر ہے۔ اور ضروریات زندگی کا نہایت اہم اور ضروری جزو ہے۔ مگر میں دیکھتی ہوں کہ ہماری احمدی خواتین اور ہماری تعلیمیافتہ لڑکیاں اس طرف شائد کم توجہ دیتی ہیں کیونکہ ایک مدت سے مصباح میں ریشم کا پھول ہی پھول کاڑھنے کا طریقہ چھپا ہوتا ہے۔ کیا ہماری بہنیں کوئی اور نیا طریقہ نہیں جانتیں۔ چاہیئے کہ نمونوں کے کام میں سے کچھ نمونے بھجوائیں۔ اور بنانے کے طریقے لکھیں۔ تاروں کے ساتھ ریشم کے یا ان کے پھول کا طریقہ لکھیں۔ پیک۔ فیتا۔ بٹوا وغیرہ لکھوائیں۔ کروشیا میں۔ نئے نئے نمونے بننے کے لکھیں +

یا پھر جمپر۔ نیو فیشن قمیص۔ پاجامے وغیرہ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قطع وضع کے نمونے بھجوائیں۔ تاکہ کچھ مفید بھی ہوں۔ بمبئی حیدر آباد دکن۔ کشمیر وغیرہ کیطرف کی بہنوں سے خاص طور سے درخواست ہے۔ کہ وہ اسپر توجہ دیں۔ اور اچھے اچھے ڈیزائن بھیجیں +

کھانے پکانے کے طریقے

اسی طرح کھانے پکانے کے نئے نئے طریقے اور اسمیں خوب سوچ کر بیماروں کے کھانے۔ بچوں کے کھانے۔ بوڑھوں کے کھانے۔ زچہ کی خوراک۔ سادہ کھانے، پُرتکلف کھانے گرمی کے مفید کھانے مفید صحت اور سردیوں میں کھانا پکانے کے طریقے وغیرہ جو کسی بہن کو معلوم ہوں وہ ترکیبیں لکھکر براہ مہربانی دفتر مصباح میں بہت جلد بھجوادیں تاکہ بہنوں کی معلومات میں اضافہ ہو۔ اور قومی ترقی میں چار چاند لگ جائیں +

اور یاد رکھیں۔ کہیں سے نقل نہ اڑائی جائے +

ہوائی پرواز

ولایتی اخبارات اور کتابوں سالوں میں پڑھا کرتے تھے۔ کہ ولایت کی لیڈیاں بہت بہادر اور ہمت والی ہوتی ہیں۔ ہوائی جہازوں میں پرواز کرتی ہیں۔ اسپر حیرت ہوا کرتی۔ کیونکہ ہمارے ہندوستان کی خواتین تو رسّی کو بھی سانپ سمجھکر چیخیں مارا کرتی ہیں۔ اور میرا تو مشاہدہ ہے۔ کہ بعض ہندوستانی بیویاں اگر گھر میں تنہا بیٹھی ہوں مثلاً خاوند یا گھر کے مرد مسجد میں نماز پڑھنے گئے۔ اور اکیلی بیوی کسی نامعلوم شے کا خیال کر کے ہی ڈرنے لگی۔ اور اپنے دل کو کمزور اور نحیف کرلیا۔ اور لگے غش کے دورے پڑنے۔ مگر اَب خدا کے فضل اور کرم سے یہ نقص دور ہوتا نظر آرہا ہے۔ یہ ہمارے خلیفہ ایدہ اللہ تعالےٰ کی اولوالعزمی اور ہمت افزائی کا نتیجہ ہے۔ یہاں جلسہ کے ایک دو دن بعد ایک ہوائی جہاز آیا تھا۔ اس میں صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبزادی امۃ القیوم اور چھوٹے چھوٹے پانچ تا دس گیارہ سالہ بچّے اطمینان تمام سے پرواز کرتے رہے۔ اور ذرا بھی گھبراہٹ ظاہر نہ کی۔ یہ ہندوستان میں غالباً پہلی مثال ہے۔ کہ مسلمان برقعہ پوش خواتین اور پردہ نشین بیویوں نے جہاز میں پرواز کی +

(سکینۃ النساء از قادیان)

قُدرت کے کرشمے

ایک قصبے میں ایک مکان کو آگ لگ گئی۔ ۹ عورتیں اور مرد جل گئے۔ مگر ایک چار ماہ کا بچہ زندہ رہا۔ وہ اس طرح کہ قدرت نے دیوار کا ایک آہنی ڈھکنا اس کے اوپر پھینک دیا جو اس کا محافظ بنا + ۲۔ اسی طرح ایک اور واقعہ فرانس میں ہوا۔ ایک بچہ مکان کی دوسری منزل پر کھیل رہا تھا۔ کہ اتفاقاً نیچے گر گیا لیکن قدرت کا کھیل دیکھئے کہ وہ زمین پر نہ گرا۔ بلکہ دو کتوں کی پیٹھ پر جو لڑتے لڑتے صحن میں آ گئے تھے +

۳۔ "لٹریری ڈائی جسٹ" میں چند ایسے واقعات چھپے ہیں جن سے بدقسمتی ظاہر ہوتی ہے۔ شکاگو میں ایک عورت نے اپنے مکان کا دروازہ کھولنے لگی۔ جونہی دروازہ کھولا ایک سانڈ دوڑتا ہوا آیا۔ اور اسے ہلاک کر گیا + دوسرا واقعہ سفیئے نیویارک میں ایک لڑکا پتنگ اڑا رہا تھا۔ ڈور بجلی کے تار سے اڑ گئی وہ اسے کھینچنے کے لئے نیچے اترا۔ تو ایک شخص کے گرا لڑکا تو زندہ رہا ...

مدینہ کی تاریک راتیں

سخت اندھیری رات تھی۔ بہت ہی بھیانک اور خوفناک منظر تھا۔ تیز سے تیز نظر والا بھی مادرزاد اندھے کی مانند ٹٹولتا۔ اور منڈلاتا پھرتا تھا۔ سردی کا موسم تھا بارش ہو کر تھمی ہی تھی۔ سرد ہوا کے تھپیڑے بیشمار فوج نمونیہ لئے جگر کاٹ رہے تھے۔ جری سے جری آدمی بھی اندر دبکے رہنے پر مجبور تھا۔ لیکن جس شہر کا ذکر ہم کرنا چاہتے ہیں۔ اسکے رہنے والوں پر کچھ اور ہی عالم تھا۔ ان پر ان سب مصائب سے بڑھکر دشمن کا خطرہ تھا۔ دشمن بھی وہ جو اپنی کثرت کیوجہ سے مطمئن تھا۔ کہ فتح اسی کے نام پر ہوگی اہل شہر اپنے دشمن سے حیران و ہراساں۔ راتیں جاگتے اور پہرہ دیتے بسر کرتے۔ ان کے مال ان کی جانیں غرض ہر ایک چیز معرض خطر میں تھی۔

۲

ٹھیک اسوقت جبکہ رات اپنی نصف پہر منزل طے کر چکی تھی۔ شہر کے ایک طرف شور برپا ہوا۔ اور یہ مٹھی بھر جماعت جو اپنے دشمن سے ہراساں رہا کرتی تھی۔ سمجھ گئی۔ کوئی حادثہ درپیش ہے۔ سب چھوٹے بڑے جمع ہوئے۔ سامان حرب تیار کیا۔ اور لڑنے مرنے پر تل بیٹھے۔ یہ لوگ اگرچہ تھوڑے تھے۔ اور اپنے کثیر التعداد دشمن کے سامنے کچھ حقیقت نہ رکھتے۔ لیکن یہ جماعت حفظ ماتقدم پر عمل کرتی ہوئی۔ اسطرف بڑھی۔ جسطرف کہ خطرہ محسوس ہوتا تھا۔ لیکن کوئی پتہ نہ لگا۔ کہ یہ اضطراب کسوجہ سے تھا۔ آخرکار انہوں نے اپنے بہادر نوجوانوں کا انتخاب کیا۔ اور شہر کے اردگرد پہرے کا انتظام کیا +

۳

پہرے دار پہرہ دے رہے تھے۔ کہ رات کی تاریکی میں دور سے گھوڑے کی ٹاپوں کی آواز سنائی دی نوجوان جو پہلے سے دشمن کا خطرہ محسوس کر رہے تھے سمجھ گئے کہ وہ وقت قریب آگیا۔ کہ ہم دشمن کے ہاتھوں زمین پر ڈھیر کر دیئے جائیں گے۔ لیکن بعض نے بہت بہادرانہ انداز میں یہ کہکر اپنے ہمراہیوں کو ابھارا کہ خدا کی نصرت اور مدد ہمارے ساتھ ہے۔ یہ ممکن نہیں کہ ہم ضائع کر دئے جائیں۔ ہم دشمن سے لڑیں گے اور ظلم و ستم کی جڑیں کاٹ کر رکھ دیں گے +

اتنے میں سوار بہت قریب آگیا۔ اور تمام نوجوان تلواریں سونتتے ہوئے۔ اسکی طرف بڑھے۔ قریب تھا کہ نوجوان آنیوالے پر وار کر دیتے۔ کہ اس نے باآواز بلند کہا "کوئی فکر نہیں میں بہت دور تک چکر لگا آیا ہوں تم بے فکر ہو کر اپنے اپنے گھروں میں جا کر آرام کرو"

آواز سنتے ہی تمام نوجوان اللھم صلی علی محمد اللھم صلی علی محمد کے نعرے لگاتے ہوئے سوار کے گھوڑے سے چمٹ گئے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خطرہ محسوس ہوتے ہی ابو طلحہؓ کے گھوڑے پر بغیر زین ڈالنے کے جلدی میں دشمن کے تعاقب میں نکل گئے +

ناظرین خدا تعالےٰ جسکو مصطفےٰ بنانا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس میں تمام قسم کی خوبیاں کامل واتم رکھتا ہے۔ ہمارے رسول صلعم صرف رسول ہی نہ تھے۔ بلکہ دنیا کے بہادروں سے بڑھ چڑھکر دشمن کا مقابلہ کرنے والے جری تھے۔

آپ کو کیا علم تھا۔ کہ اسوقت دشمن کا حملہ نہیں ہوگا۔ تمام لوگ تو یہی خطرہ محسوس کر رہے تھے۔ کہ دشمن ٹوٹ پڑا ہے۔ لیکن آنحضرتؐ نے نہ دشمن کے حملے کی نہ اسکی کثرت اور نہ اپنے اکیلے ہونے کی پرواہ کی اور نہ ہی ڈر محسوس کیا۔ بلکہ تن تنہا اکیلے نکل پڑے۔ تاکہ تکلیف نہ ہو۔

صلوا علیہ والہٖ

(محمد اسمٰعیل ذبیح سیالکوٹ)

مردہ عورت (بظاہر) زندہ ہوگئی

دی آئنا۔ بوجرسٹ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ ایک متمول زمیندار کی عورت کو مرنے کے بعد اس کے زیورات سمیت دبا دیا گیا۔ تجہیز تکفین کے بعد تین نامعلوم اشخاص لاش زیورات اتارنے کے لئے قبرستان میں گئے جب انہوں نے قبر میں سے لاش کا صندوق نکالا اور اسکا ڈھکنا کھولا۔ تو مردہ عورت فوراً اٹھکر بیٹھ گئی۔ اور چوروں سے دریافت کرنے لگی کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔ تینوں چور خوف کے مارے بھاگ گئے۔ قبرستان کے نگہبان نے عورت کو ہسپتال پہنچا دیا۔ امید کیجاتی ہے۔ کہ وہ بچ جائیگی۔

خواتین کی معاشرت کا مسئلہ

۲۸ دسمبر کو لکھنؤ میں ہندوستان بھر کی خواتین کا سالانہ اجلاس منعقد ہے۔ بیگم صاحبہ محمد وسیم بیرسٹر نے مفصلہ ذیل خیالات ظاہر کئے:-

معزز خواتین! تعلیم سے کہیں زیادہ اہم اور قابل غور ہماری معاشرت کا سوال ہے۔ انسانی زندگی کا اہم ترین مسئلہ ہر زمانہ اور ہر ملک میں معاشرت رہی ہے۔ سیاسیات ہو یا اقتصادیات علوم ہوں یا فنون یہ تمام مظاہر عقلی حیات انسانی کے سود و بہبود میں وہ حصہ نہیں رکھتے۔ جو ہمیشہ سے نظام معاشرت کو حاصل رہا ہے۔ بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہماری ساری کائنات مسرت کی بنیاد نظام معاشرت پر ہے۔ جس میں ہماری خانگی اور شہری زندگی کی بقا کا راز پنہاں ہے۔ اور میں فخر سے کہہ سکتی ہوں۔ کہ عورت کا کسی شعبہ زندگی میں کوئی حصہ ہو یا نہ ہو۔ کم از کم معاشرت کی بقا اور اسکے تغیر و تبدل میں وہ مردوں کے مقابلہ میں اپنا پورا حق ثابت کرتی رہی ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ موجودہ دور ترقی میں ہمارے سامنے یہ سوال اپنی تمام اہمیت کے ساتھ پیش ہے۔ کہ ہم اپنی معاشرت میں ایسی ضروری تبدیلیاں کرتی رہیں۔ جو ہماری خانگی زندگی کو تدریجی اصلاحات کے ذریعہ سے ہماری تعلیمی ترقی سے پورا فائدہ اٹھانے کا موقعہ دے۔ میں جانتی ہوں۔ کہ اس ضرورت سے خواتین بخوبی واقف ہیں۔ مگر مجھے خدشہ ہے۔ کہ ہم دور حاضر کی کشمکش میں کہیں جادۂ اعتدال سے بھٹک کر کوئی ایسی انقلابی صورت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی معاشرت میں پیدا نہ کرلیں۔ جو ہماری خانگی زندگی کو تلخ اور ناقابل برداشت بنادے۔ ترقی کے لئے ہر قوم دوسری امداد کی محتاج ہے۔ اور ہمیشہ ایک غیر متمدن قوم نے دوسری متمدن قوم سے وہ ضروری چیزیں حاصل کی ہیں۔ جو ان کی ترقی میں معاون ہوں۔ مگر جس رفتار سے ہم آج کل ہندوستان میں یورپ کی تہذیب اور معاشرت کا چربہ اُتارنے کے لئے کوشاں رہتے ہیں اس میں یہ اندیشہ ہے کہ ہم اپنی خانگی زندگی کے توازن کو جو آج تک ہمارا سرمایۂ ناز رہا ہے تہ و بالا نہ کریں۔ اس سے میرا یہ مقصد نہیں۔ کہ ہمکو یورپ سے کچھ سیکھنا نہیں ہے۔ یا یہ کہ یورپی تہذیب میں کوئی پسندیدہ طریقہ نہیں۔ میں جس بات پر خصوصیت کے ساتھ زور دینا چاہتی ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہم کوئی چیز غیر قوم سے بغیر پرکھے اور جانچے ہوئے نہ لیں۔ تاکہ ہم اپنی قدیم شاہراہ سے ہٹکر کہیں یورپ کی کورانہ تقلید میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ میں اپنے اس دعوے کے ثبوت میں مردوں کے گذشتہ صدی کے طرز عمل کو پیش کر سکتی ہوں۔ کہ کس طرح ایک عرصہ تک انہوں نے تہذیب یورپ کی غلامانہ تقلید میں اپنی معاشرت میں ایک انقلابی کیفیت پیدا کرلی اور کس طرح آج ان میں اس ذہنیت کے خلاف ایک عام رو پیدا ہوگئی ہے۔ جو ان کو اُلٹے پاؤں اپنی بھولی ہوئی تہذیب کیطرف واپس لئے جارہی ہے۔ جو غلطی ہمارے یہاں مرد کرچکے ہیں۔ اس سے ہمکو متنبہ ہو کر اپنی رفتار ترقی میں ان چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ جو ممکن ہے کہ آگے چل کر ہمارے لئے عذاب ہو جائیں۔ یا جو ہماری معاشرت میں آسانی سے ضم نہ ہو سکیں۔

یورپ کی عورتوں کی آزادی

معزز خواتین آزادی کی لہر جو اس وقت دنیا میں پھیل گئی ہے۔ اور جس سے یورپ کی عورتیں بھی آج کل سرشار معلوم ہوتی ہیں معقول حدود میں قطعی نعمت ہے۔ مگر ہم کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہی آزادی حیات انسانی میں جب عقل کا ساتھ چھوڑ دیتی ہے۔ تو جنون کے درجہ تک پہنچ جاتی ہے۔ ساحل اندر رہ کر دریا آزاد ہے۔ مگر ساحل کو پار کرنے کے بعد وہی سیلاب یا طوفان کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جو طرز معاشرت آج آپ قبول کریں گی۔ وہی کل آپ کی بچیوں کے لئے مشعل ہدایت ہوگی۔ اپنی ذمہ واری کو محسوس کرتے ہوئے ہم کو ہر قدم نہایت احتیاط سے اٹھانا ہے۔ اور اس طرح اٹھانا ہے۔ کہ زن و شوہر کے جو خوشگوار تعلقات جو عام طور سے آج تک ہمارے ملک میں پائے جاتے ہیں۔ انہیں کوئی ایسی ٹھیس نہ لگے۔ جو آئندہ ہماری خانگی زندگی کو جہنم بنادے۔

چندہ مصباح

جن مصباحی بہنوں نے مصباح کا چندہ بابت ۱۹۳۲ء جلد ۶ جلسہ سالانہ پر بھی ادا نہیں کیا۔ وہ مہربانی فرماکر اب ادا فرمادیں ورنہ ان کے نام اور نیز تمام خوش خریداران مصباح کے نام ۱۹۳۳ء جلد ۷ کا پیشگی چندہ وصول کرنے کے لئے "وی پی" ہو گا۔

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امریکہ میں طلاق کے دلچسپ واقعات

نیویارک (بذریعہ ڈاک) اضلاع متحدہ امریکہ میں طلاق کے واقعات دن بدن بڑھ رہے ہیں:۔

انڈین پولس کے ایک شخص رچرڈ گائن نے ایک موٹر کار خریدی۔ لیکن وہ اپنی بیوی کو اپنے ساتھ موٹر کی اگلی نشستوں میں بیٹھنے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔ جب کبھی وہ باہر جاتے۔ اسکو موٹر کی پچھلی سیٹ پر بیٹھنا پڑتا۔ اس کا خاوند اسکو کہا کرتا۔ کہ اگلی سیٹ میری ملکیت ہے۔ عورت نے ظلم کی بنا پر عدالت میں طلاق کی درخواست دیدی۔ جو منظور کرلی گئی +

(۲) اوکل ہوما شہر کے ڈبلیو اے شیفت نے اس بنا پر اپنی عورت کے خلاف طلاق کی درخواست دی کہ وہ اسے پیٹا کرتی تھی۔ اور کھانا پکانے سے انکار کرتی تھی۔ ان کی شادی ہوئی کو ابھی پانچ ماہ ہوئے تھے۔

(۳) شکاگو کی ایک عورت بیسی سمولن کا خاوند یہ کہکر کہ میں نیاگرا فال جا رہا ہوں۔ اور چند دنوں تک واپس آجاؤں گا۔ اپنی بیوی کو چھوڑ کر چلا گیا۔ دو سال تک بیسی سمولن انتظار کرتی رہی۔ آخر کار اس نے سوچا کہ اس کا خاوند اسے دھوکا دے کر چلا گیا ہے۔ چنانچہ اس نے طلاق کی درخواست دے دی عدالت نے عورت کے خیال سے اتفاق کرتے ہوئے درخواست منظور کرلی +

(۴) پورٹ لینڈ کی ایک عورت مسز جان ویگمن نے ۵۴ سال اپنے خاوند کے پاس رہنے کے بعد طلاق کی درخواست دی +

(۵) ایک شخص مسٹر اولیورٹے نے ۴۴ سال ہوئے شادی کی تھی۔ ۲۳ سال ہوئے اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ اب اس نے پھر اپنی پہلی بیوی سے شادی کرلی ہے +

(۶) مسٹر جارج ٹیلر نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی لیکن چھ دن کے بعد ہی دونوں طلاق منظور کرنیوالے جج کے پاس دوڑے گئے۔ اور اس سے درخواست کی کہ دوبارہ شادی کردی جائے۔ جج نے انکی درخواست کو منظور کرلیا + مصباح۔ یہ اسلامی احکام سے بے خبری اور بے پرواہی کا نتیجہ ہے +

زبانیں خشک ہو جائیں گی جب گرمی محشر سے
تو دینگی بھر کے حوریں جام شربت روزہ دارو کو
بچو اس سے ثواب صوم کو برباد کرتی ہے
نہ کرنی چاہیئے زنہار غیبت روزہ داروں کو
کبھی دیکھی نہ ہوگی خواب میں جو روزہ خوروں نے
عطا وہ روز جزا ہوگی وہ نعمت روزہ داروں کو
اگر جنت کی خواہش ہے تو کرنی چاہیئے دل سے
خداوند دو عالم کی عبادت روزہ داروں کو

(تہذیب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پردہ اور حق وراثت

دہلی ۱۰ر جنوری - خواجہ حسن نظامی نے مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے:-

اسوقت پنجاب کی مسلمان عورتیں دو خطروں میں مبتلا ہیں - اور تمام ہندوستان کے مسلمان لیڈروں پر فرض ہے - کہ وہ دونوں خطروں پر غور سے توجہ کریں اور سوچیں کہ پنجاب کی مسلمان عورتوں کو ان دونوں خطروں سے کیونکر بچایا جا سکے۔

پہلا خطرہ تو یہ ہے کہ پنجاب کے بعض مسلمان اپنی لڑکیوں کو ورثہ نہیں دیتے - اور اسطرح ہندو قانون پر عمل کر رہے ہیں، جسنے لڑکیوں کو وراثت سے محروم کر دیا ہے - اور یہ رواج مسلمان عورتوں کو ان حقوق سے ظالمانہ طور پر محروم کر رہا ہے - جو اسلام نے انکو عطا کئے تھے اور جس کے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات سے پہلے اپنی امت کو سخت تاکید کی تھی کہ عورتوں کے حقوق سے غافل نہ رہنا۔

دوسرا خطرہ مسلمان عورتوں کو یہ ہے کہ ہمسایہ اقوام کی دیکھا دیکھی اور اعلیٰ تعلیمیافتہ اور امیر مسلمانوں کی تقلید میں کم تعلیمیافتہ اور غریب مسلمانوں کی لڑکیاں بھی پردہ اٹھاتی جاتی ہیں اور چونکہ اعلیٰ تعلیمیافتہ اور امیر مسلمانوں جیسے اسباب حفاظت عصمت وعفت ان غریب مسلمانوں کے پاس موجود نہیں۔ اسواسطے اگر ان مسلمانوں سے پردہ اٹھ گیا تو پنجاب کے مسلمانوں کی عزت و آبرو سخت خطرہ میں پڑ جائیگی۔

اسواسطے میں پنجاب کے مسلمان لیڈروں اور دوسرے صوبوں کے مسلمان لیڈروں کو اس ضروری معاملہ کی طرف متوجہ کرتا ہوں کہ پنجاب کی مسلمان عورتیں ان دونوں خطروں سے محفوظ ...

ایڈیٹر کی چٹھی

جواب طلب ضروری

محترمہ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ:-

اس سے پہلے مصباح آپکے ہاں جاتا تھا - اب کچھ عرصے سے بند ہے - جو بہت افسوسناک بات ہے - لہذا مصباح کا پرچہ بطور نمونہ بھیجکر عرض پرداز ہوں کہ آپ مصباح اپنے نام جاری کرالیں - تین چار آنے ماہوار کوئی بڑی بات نہیں - میں مصباح آپکی خدمت میں ۳ ماہ تک اس امید پر بھیجتا رہونگا کہ آپ اسکا چندہ سالانہ یا ششماہی بذریعہ منی آرڈر یا سہ ماہی - ار بذریعہ ٹکٹ بھیجدینگی، یا کم از کم کسی پختہ تاریخ ادائیگی سے آگاہ فرمائینگی - امید ہے کہ یہ درخواست قبول کیجائے گی، احمدی خواتین کی علمی، عملی، تمدنی مذہبی ترقی و بہتری کیلئے ایک اخبار نہایت ضروری ہے، اور اسکے اخراجات چلانے اور اسکے مقاصد کی تقویت کے لئے خریداروں کی ضرورت ہے آپکی بے توجہی سے اس مقصد کو نقصان پہنچ رہا ہے اسلئے ہر احمدی خاندان اور خصوصاً اس کے سرپرست کو مصباح کی توسیع اشاعت اپنا ملی فرض سمجھنا چاہئیے - اپنے اپنے حلقہ اثر میں بھی مصباح کے خریدار مہیا کیجئے۔

(نیاز مند ایڈیٹر و منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶۰

اخبار مصباح۔ قادیان۔ دارالامان ضلع گورداسپور (پنجاب)

موتیوں سے لیمپ کا شیڈ

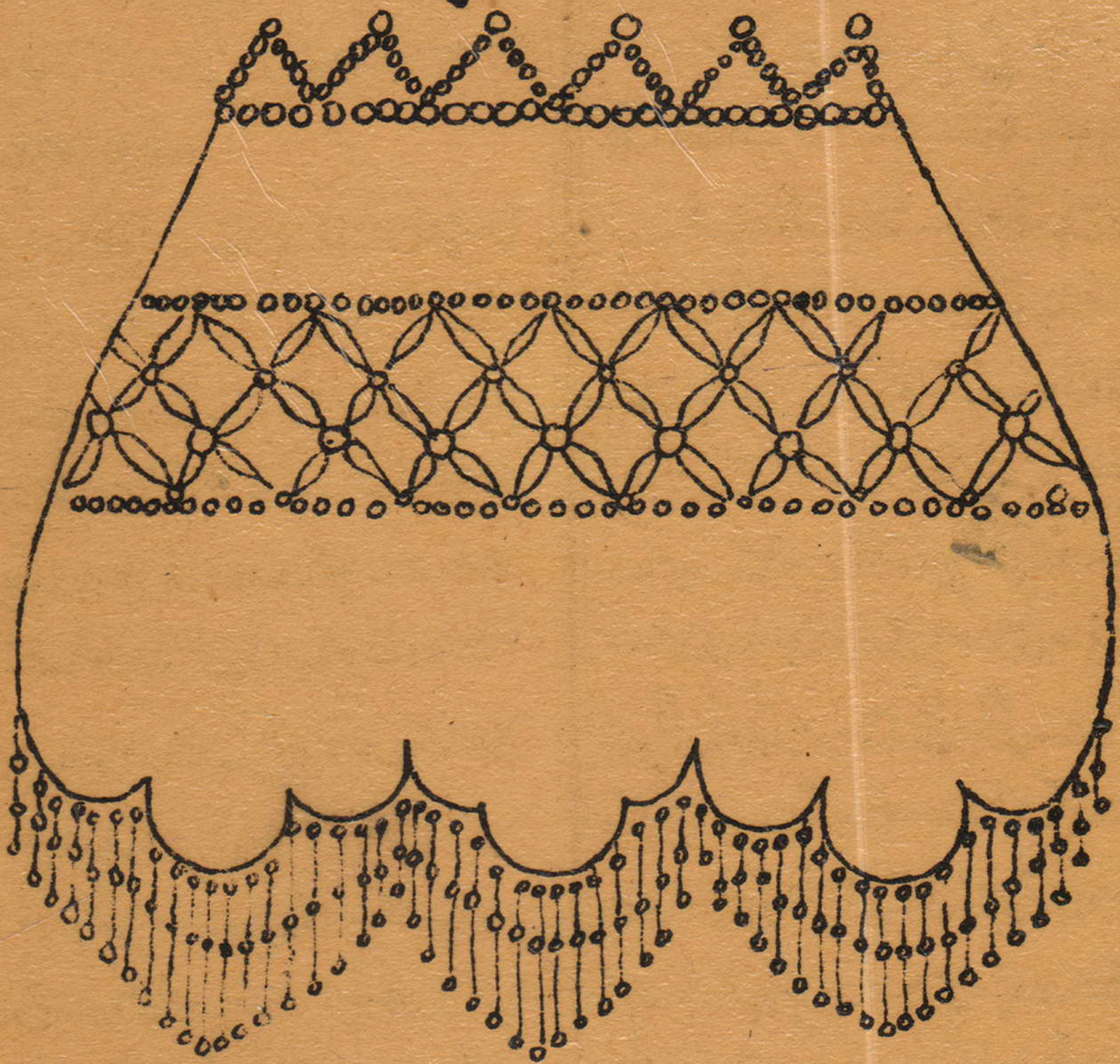

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"عصمت"

(دہلی)

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا